سید عطاء المحسن بخاری

کچھ تو کہیے کہ لوگ کہتے ہیں

ایک جاگیر دار، متعصب مزاج، تند خو، انگریزی اسناد سے مرصع، فرنگیانہ ذہن کا مرہون منت، پیپلز پارٹی کا بافتہ پرداختہ، پاکستان میں تقسیم در تقسیم کے ماہر سیاست بازوں کے ملک کا سابق صدر سیاسی دریوزہ گر، ووٹوں کا بھکاری پاور آف ووٹ کی آس میں دربدر خاک بہ سر بھاشن دیتا ہے "انتقام کا وقت آ گیا لٹیروں کے خلاف بین الاقوامی قانون سازی کراؤں گا" لوگ کہتے ہیں جب یہ لٹیروں میں شامل تھے، لٹیروں کے شاہی "واجے" تھے، لٹیروں کے سردار تھے، انہوں نے خود قانون کیوں نہ بنایا؟ اسمبلی میں یہ صدائے رستاخیز کیوں نہ لگائی؟ سازگار ماحول کے باوجود اس کام کے لئے مزید سازگار کیوں نہ بنایا؟ اپنوں سے کیوں بگاڑی غیروں سے آشنائی کیوں بڑھائی؟ دشمنوں کے کوٹھوں کو کیوں پھلانگتے رہے اور کٹر لیگیوں کے ساتھ مل کر بھیک کا کورس کیوں گاتے رہے؟ بتا سکتے ہیں کہ "آزادی کا سفر" تو ۴۲ء سے شروع ہو کر ۴۷ء میں ختم ہو گیا تھا۔ اب کون سی "آزادی" ڈھونڈنے نکلے ہیں؟ کیا بانی پاکستان نے غلامی لے کے دی تھی جواب آزادی مانگتے ہیں۔ سردار سئیں! آپ بلوچ ہیں پہلے چوٹی کے زیر دست بلوچوں کو تو آزادی بخش دو انہیں لیلائے آزادی کی عشرتیں بخش دو، انہیں آزادی کی خوشیاں دیدو، آزادی سے زمینیں بھی بخش دو۔ انہیں آزادی سے کاشت کرنے دو۔ "جیہڑا واوے او ہو ای کھاوے" پر آزادی سے عمل کرنے دو۔ اپنے جبرو استحصال کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دو۔ بلوچوں کی مجبوریاں دور کرنے میں ان کی بھرپور مدد کرو آپ بہت کامیاب آدمی مانے جائیں گے۔ دریشک کھوسے اور مزاری آداب بجا لائیں گے۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور اس پر سہاگہ کہ آپ تہجد گزار بھی ہیں اور آپ موحد بھی ہیں کیا تہجد کے وقت آپ کے قلب تپاں میں یہ لہر نہیں اٹھتی کہ آپ کے ضلع میں جو معاشی ناانصافیاں ڈیڑھ صدی سے پنجے گاڑے بلوچوں کے جسم کا آخری قطرہ تک نچوڑنے کی فکر میں ہیں اس معاشی ناہمواری، ناانصافی اور جبر و قہر کی ناپاک فضا کو پاک کر دیں۔ ناانصافی عدل میں بدل جائے۔ ناہمواری برابری اور برادری میں بدل جائے جبر و قہر محبت و اخوت کا سنگھار کر لے۔ کیا آپ کے نمازی دل میں ایسی کوئی ہوک نہیں اٹھتی؟ ایسی کوئی پاکیزگی چٹکیاں نہیں لیتی؟ کیا ڈیرہ غازیخان کے وسنیکوں کے لئے آپ کے نہاں خانۂ دماغ میں مہر و مروت کا کوئی منصوبہ اٹھکیلیاں نہیں لیتا، تمام سکھ، سارے چین، سکھ کی ساری راتیں، خوشیوں کے سارے سورج، جاگیرداروں، سرمایہ داروں نادار سیاسی مریضوں، معزولِ اقتدار لوگوں کی مرمریں کوٹھیوں میں اُگتے ہیں۔ سرخ گلاب انہی کے پائیں باغ میں کھلنے کے لئے ہیں۔

شگفتہ پھول حسینوں کے ہار کے قابل
جو خشک ہوں تو ہمارے مزار کے قابل

جتنا زر آپ سیاست کی بنجر زمین میں شراب خانہ خراب کی طرح بہار ہے ہیں کیا یہ سرمایہ جہاں، جہاں بلوچاں پر نہیں وارا جا سکتا۔ بلوچیوں کی فلاح و بہبود پر صرف نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ اس قرآنی قانون پر عمل نہیں کر سکتے تو اور کون سا قانون آپ کو یا قوم کو نفع دے سکتا ہے؟ آپ اگر امت کی فلاح و صلاح میں کوشاں نہیں ہوں گے بلکہ سیاسی گداگروں میں اضافہ کریں گے تو اس سے تو امت میں فساد کی راہیں پھوٹیں گی۔ روش روش سر پھٹول ہو گی، کہانیاں بنیں گی، افسانے لکھے جائیں گے اور آپ کو کوسا جائے گا اور دستِ افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا۔ اور ہاں! لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ کا موجودہ رول بھی صرف ایجنسیوں کی رضامندی کے ماتحت ہے۔ قوم کی بھلائی مقصود نہیں بلکہ اقتداری لباس کی دھلائی مقصود ہے اور اتنی مہنگی دھلائی تو صرف بانیٔ پاکستان کو ہی سجتی تھی۔

بقیہ: ص ۷

..... شاید ہم ٹھوکریں کھانے کے خوگر ہیں ممکن ہے اس میدان میں بھی ہم نے ٹھوکر ہی کھائی ہو۔ ممکن ہے آپ کے ذہنِ رسا میں انڈین کلچر کا مقابلہ کرنے کی آرزوئیں اٹھکیلیاں کرتی یا سہارا ڈھونڈتی ہوں۔ شاید "شاہدِ جہاں" اعماقِ جان میں پاکستانیت اتارنے کا پاکیزہ رول پلے کر رہے ہوں اور ہم کہ ملاؤں اور بنیاد پرستوں کے پالے ہوئے اس مقام سے ناآشنا ہوں، یا ہماری وہاں تک رسائی نہ ہو۔ کیونکہ

جب بھی دیکھا ہے "انہیں" عالم نو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا ان کی شناسائی کا

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام کے زیر انتظام

مرکزی مسجد عثمانیہ

ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی کی باقاعدہ تعمیر کے لئے احباب تعاون کا ہاتھ بڑھائیں اور اللہ سے اجر پائیں

منجانب: انجمن مرکزی مسجد عثمانیہ (رجسٹرڈ) معرفت: دفترِ احرار، جامع مسجد چیچاوطنی فون 0445-611657

کرنٹ: اکاؤنٹ نمبر 9-2324 نیشنل بینک جامع مسجد بازار چیچاوطنی

بنام مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچا وطنی